صفحہ آئندہ لائق ملاحظہ شائقین اتباع سنت ہے جو اسکو ملاحظہ سے محروم رہا وہ خیر کثیر سے محروم رہا

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر سوم — معہ — جلد ششم

ضمیمہ متضمن مسائل مذہب محدثین اہل السنۃ

بابت ماہ جمادی الاولی سنہ ۱۳۰۰ھ مطابق ماہ مارچ سنہ ۱۸۸۳ء

شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ

درجات و مراتب قیمت: درجہ	مرتبہ	تفصیل خریداران بشرح مراتب	قیمت سالانہ: بابت رسالہ	بابت ضمیمہ
۱	اخص قیمت	اسلامی ریاستون کے نواب اور رئیس	[illegible]	[illegible]
۲	خاص قیمت	گورنمنٹ انگریزی معزز عہدداران گورنمنٹ و عامہ اغنیا و لائبریری و سوسائٹی ہا	[illegible]	[illegible]
۳	عام قیمت	متوسط اہل وسط	[illegible]	[illegible]
۴	رعایتی قیمت	کم وسط جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نرکہین اور سالانہ پیشگی داخل کرین	[illegible]	۱۲ر
۵	للّٰہی قیمت	بیوسعت جو دس روپیہ ماہواری کی آمدنی نرکہین مگر علمیت رکہین اور اشاعت کرین	ثواب آخرت	دعا خیر

(۲) ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ نہ ملیگا (۳) خط و کتابت و ارسال زر مہتمم کے نام سے پوری عنوان و نشان مندرجہ ذیل سے ہونی چاہئے اور ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی کے کسی صورت سے نہو ورنہ مہتمم ذمہ وار نہوگا۔

اعلان عام

بعض خریداران اشاعۃ السنۃ سے بعض لوگ ہماری دوستی و رشتہ جتا کر قیمت اشاعۃ السنۃ وصول کر لیتے ہین اور وہ ہمکو نہین پہچانتے اسلئے ہم عام اعلان دیتے ہین کہ کسیکو (ہمارا بہائی کیون نہ کہلاوے) ہمارا رشتہ یا نام سنکر کوئی ہمارا روپیہ نہ دے براہ راست ہمکو پہنچاوے۔ جو اس کا خلاف کریگا وہ اپنے روپیہ کا خود ذمہ وار ہوگا۔

ابو سعید محمد حسین مہتمم اشاعۃ السنۃ

(لاہور محلہ سید مٹھہ)

مطبع مصطفائی لاہور مین چھپا

جواب شکایت

ہمارے دوست شاکی ہین کہ مدت سے رسالہ اچھا نہین چھپتا اور نہ اچھا لکھا جاتا ہے اور نہ کاغذ اچھا لگایا جاتا ہے مین اِس شکایت کو بدل مانتا ہون اور ان سے زیادہ ان امور کا شاکی ہون مگر اسمین سخت مجبور و معذور ہون اکثر لوگون سے صدق صفائی معاملہ اوٹھ گئی ہے جدہر دیکھو الا ماشاء اللہ جھوٹ و بدعہدی نظر آتی ہے ہمارے پرانے کاتب و پرنٹر وعدہ خلافی و بدعہدی کرتے ہین تو دوسرے کاتب و پرنٹر ڈھونڈتے ہین پھر عین وقت پر اچھا کاتب و پرنٹر نہین پاتے لاچار کم سے کم (ہمارے علم مین) پچاس کاتب ہونگے مگر خوشخط انمین سے دو ہی شخص ہین رمطبع بھی بہت ہین مگر اچھا چھاپنے والے اور معاملہ کے سچے کم ہین جب کاتب و پرنٹر ہمکو اچھا نہین ملتا تو ہم کاغذ بھی ویسا ہی ان ہی کا جنس لگاتے ہین اسمین ہمکو کفایت شعاری ہرگز مدنظر نہین ہے آیندہ ہم اسکا پختہ انتظام مین کوشش کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ بالفعل تو ناظرین صورت سے قطع نظر کرکے صرف معانی ہی کیطرف توجہ کرین اور یہہ دیکھین مضامین کیسے عمدہ مذہب و معاشرت کے مفید نکلتے ہین۔

شیخنا و مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی

اور

اتباع سنت

ہمارے دیار ہند مین اتباع سنت کا بیج تو حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب قدس اللہ سرہ نے بویا ہے۔ اور اسکو پانی حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شہید علیہ الرحمۃ نے دیا جو درخت سرسبز و بار ور ہوا بقیۃ السلف حجۃ الخلف شیخنا سید محمد نذیر حسین محدث (متع اللہ المسلمین بطول حیاتہ) نے اسکا پھل اکناف عالم (ہند سند و عرب عجم) مین تقسیم کر دیا۔ اب شائقین اتباع جا بجا وہ پھل کھا رہے ہین اور ان محسنون کا شکر و احسان مانتے ہین۔

جناب شیخ صاحب کی تخم ریزی سے یہہ مراد ہے کہ آپنی اپنی بابرکت تصانیف (رحمۃ اللہ البالغۃ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(جسکی نظیر زمانہ خلف مین تو کیا سلف مین بھی کم پائی جاتی ہے) انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ انصاف۔ عقد الجید وغیرہ جنکی تعداد دو سو سے زیادہ ہی) مین مسائل اتباع سنت کو درج کیا جسکو چند علماء نے پڑہا اور محفوظ رکہا اور انسے اسکا اظہار و اشتہار عام ہوسکا۔

حضرت مولانا شہید کی آبیاری سے یہہ مراد ہے کہ اونہون نے ان مسائل کا عملاً و قولاً بذریعہ تصانیف ہندی فارسی و مواعظ حضری و سفری شرقاً و غرباً اشتہار و اظہار عام کیا جب وہ خت انکی آبیاری و تربیت سے نشو و نما پاکر بار آور ہوا تو حضرت شیخنا و مولانا ایسد السند نے اسکے پہل کو اکناف عالم مین تقسیم کر دیا جس سے مراد یہہ ہی کہ اون مسائل مندرجہ کتب شیخین کو ہندوستان و پنجاب وغیرہ بلاد کی گہر گہر مین پہنچایا اور ہزارون اشخاص سے عمل بالحدیث کرایا جنکے ذریعہ سے ان مسائل اشاعت سے ایک تو شبانہ روزی اوقات مین درس و تقریر ہے جس سے صدہا علماء فیضیاب ہوئے اور ہوتے ہین اور وہ آگے اپنے بلاد و اوطان مین جاکر ان مسائل کو پہیلاتے ہین۔ دوسرے انکا ان کتب و رسائل شیخین وغیرہ محدثین و اہل اتباع کو ہندی مین ترجمہ کرانا اور ان ہی کے اسلوب و اصول پر اور تصانیف جدیدہ خود کرنا اور اپنے شاگردون سے کرانا اور انکو کمال سعی و اہتمام سے خود چہپوانا اور عام لوگون مین شائع کرنا۔

آندنون آپنے ایک کتاب* بحر زخار بجواب انتصار تالیف مولوی ارشاد حسین صاحب رامپوری جو بجواب معیار انہون نے تالیف کیا تھا آپنے اخص تلامذہ سے تصنیف کرایا اور اسکو چہپوایا ہی اسکے سوا کئی اور رسائل (جیسے رسالہ قرأۃ فاتحہ الامام خلف امام بخاری اور رسالہ رفع یدین امام بخاری اور کتاب التوحید محمد بن عبد الوہاب اور رسالہ طلاق ثلثہ وغیرہ) ترجمہ کراکر چہپوائے ہین تہوڑے دن ہوئے کہ کتاب معیار الحق جو ملک ہند مین عمل بالحدیث کے عام اشاعت کا قوی سبب ہے آپکے اہتمام سے دوبارہ چہپکر شائع ہوچکی ہے۔

الغرض آپکا دن آپکا اسی اہتمام تدریس و تقریر و تحریر و تشہیر مسائل اتباع سنت

* جو (۲۵۲) صفحون مین ہے

مین گذرتا ہے بڑا خوش نصیب وہ ہی جو آپکی صحبت سے فیضیاب ہوا - پیروہ جنکے آپکے انفاس قدسیہ وکلمات طیبہ سے فائدہ اوٹھایا - مبارکباد ہین جو آپکے تمامی جمال کے تمنائی ہین اور یہہ شعر ورد کرتے ہین ؎ وہ صورتین الٰہی کس ملک بستیان ہین - جنکو جمال کی نیکو الٰہین ستیان ہین شائقین اتباع سنت سنیہ جو استطاعت رکھین اونکی خدمت مین حاضر ہوکر اونسے بالمشافہ فیض یاب ہون - اور جو یہہ طاقت نہ رکھین وہ اُنکے مولفہ یا اُنکے زیر نظر اہتمام مطبوعہ کتب ورسائل کو خرید کر مطالعہ مین لاوین - وہ کتب ورسائل وہلی سے بذریعہ جناب ممدوح ملسکتی ہین -

تفصیل قیمت ومحصول ڈاک

نام کتاب	قیمت	محصول	نام کتاب	قیمت	محصول
البحر الذخار	عصہ	۲ر	رسالہ امام بخاری ورفع یدین	۶ر	۱ر
کتاب التوحید مع تجدید محمد بن عبدالوہاب	۴ر	۰ر	رسالہ بخاری ومسلم فی رفع یدین		
			رسالہ طلاق ثلثہ	۳ر	۰ر

معیار الحق عصہ ر محصول

فہرست تفصیل آمدنی زر قیمت وچندہ ممبران بابت ماہ ۱۸۹۷ء جسکا نمبر ۱۰۰ دینا کیا تھا

فہرست آمدنی کے پہلے چند امور کا تہید کرنا ضروری معلوم ہوتا ہی (۱) اس فہرست مین ہر ایک (ممبر یا خواہ خریدار) وہ روپیہ کہا گیا ہی جو ۱۸۹۷ء تک آیا خواہ اسمین بعض آیندہ کی پیشگی بھی شامل ہو خواہ اسمین گذشتہ کا روپیہ بھی رہگیا ہو - ناظرین تعجب نکرین کہ بعض ممبر ڈنکا روپیہ کم کیون آیا ہے - اور بعض خریدار دونکا ممبرون سے بڑھ کیون گیا - (۲) تمام مین ہم ہر ایک شخص کی آمدنی کی تفصیل اس سے زیادہ نہین کرسکتے جسکو اپنے روپیہ کی اس سے زیادہ تفصیل منظور ہو وہ بذریعہ خط درخواست کرے اسکو روپیہ کی تفصیل کہ وہ کس مہینہ مین آیا اور کس مہینہ کی بابت تھا اور اسکا نمبر رسید کیا تھا ایہسطرح سے بھیجا جاویگی (۳) تمامی ممبرنکی رقم متفرقات مین درج کی گئی اور جو ممبر آخر ۱۸۹۷ء تک ممبر نہین رہے عام خریدار بن گئے انکی آمدنی عام خریدارون مین دکھائی گئی (۴) خریدارونکی کم سے کم پانچ روپیہ کی رقم کی تفصیل بتائی گئی ہی اس سے کم رقم شہر بشہر کرکے متفرقات مین درج ایسا خریدار ایک شہر مین ایک سے زیادہ شہرون کی رقم تحصیل کرکے متفرقات مین دکھائی گئی ہے -

اور جنکی خریداری وحساب ۱۸۹۷ء کو بعد بھی جاری ہے اونکا پانچ روپیہ سے کم روپیہ جو ۱۸۹۷ء تک یاد دکھایا گیا ہے

فہرست اسامی وار چندہ یا قیمت دہندگان

ممبران بلا لحاظ ردیف حروف تہجی — خریداران بلحاظ ردیف حروف تہجی

نمبر شمار	اسم چندہ دہندہ	مقام	تاریخ وصولی چندہ	کیفیت	نمبر شمار	اسم قیمت دہندہ	مقام	تاریخ وصولی	کیفیت	مقامات
۱	شیخ غلام نبی صاحب مدیر	فیروزآباد	ماہ			الف				
۲	حافظ بہادر دین	لاہور	۱۸۹۸ء	ایضاً	۲۱	محمد حسن مرس	امرتسر	۱۸۹۸ء	صفحہ ۱۹۱	ساتویں وار میں قیمت
۳	منشی نور بخش شاہ	"	"	"	۲۲	فتح علیشاہ	"	"	"	
۴	منشی فضل دین	"	"	"	۲۳ و ۲۴	مستفرقات	"	"	صفحہ ۱۹۱	
۵	مولوی محمد مظفر	"	"	"	۳۳	شیخ محمد حنیف سوداگر	اجمیر	"	صفحہ ۱۹۳	
۶	منشی محمد اسحاق	"	۱۸۹۸ء	"	۳۳	عزیز الدین	آگرہ	۱۸۹۸ء	صفحہ ۱۹۵	
۷	منشی کرم الٰہی	"	۱۸۹۸ء	صفحہ ۱۹۵	۳۴	مولوی محمد بشیر	اکبرآباد	"	صفحہ ۱۹۳	
۸	سید جمال الدین	بمبئی	۱۸۹۸ء	صفحہ ۱۹۳	۳۵	محمد اسماعیل خان تاگدار	اجمیر	"	صفحہ ۱۹۵	
۹	حافظ محمد یوسف	امرتسر	۱۸۹۸ء	صفحہ ۱۹۱	۳۶	محمد بخش خان	انبالہ	"	صفحہ ۱۹۵	
۱۰	مولوی محمد یسین	جیلپور	۱۸۹۸ء	صفحہ ۱۹۳	۳۷	شیخ عبداللہ سوداگر	اٹاوہ	۱۸۹۸ء	صفحہ ۱۹۵	
۱۱	منشی عالی الٰہی	بمبئی	۱۸۹۸ء			ب				
۱۲	مولوی محمد حسن	لودیانہ	۱۸۹۸ء	صفحہ ۱۹۳	۳۸	صاحبزادہ نور الحسن	بہوپال	۱۸۹۸ء	صفحہ ۱۹۵	
۱۳	منشی سجاد حسین	"	۱۸۹۸ء	صفحہ ۱۹۱	۳۹	حافظ محمد سورتی	"	"	"	
۱۴	منشی محمد کرک	ملتان	۱۸۹۸ء	صفحہ ۱۹۳	۴۰	حکیم محمد حسن	"	۱۸۹۸ء	صفحہ ۱۹۳	
۱۵	حاجی عبدالرحیم سوداگر	انبالہ	۱۸۹۸ء	صفحہ ۱۹۵	۴۱	عبدالکریم	بمبئی	۱۸۹۸ء	صفحہ ۱۹۵	
					۴۲	منشی حاکم علی	بہاولپور	۱۸۹۸ء	"	
۱۶	منشی محمد سعید	راولپنڈی	۱۸۹۸ء	صفحہ ۱۹۱	۴۳	کرم علی	بنارس	۱۸۹۸ء	صفحہ ۱۹۵	
	نقشہ نویس				۴۴	نور محمد	فیروزپور	"	صفحہ ۱۹۳	
۱۷	منشی صلاح الدین	"	۱۸۹۸ء	صفحہ ۱۹۳	۴۵	عبدالکریم	شاہجہانپور	۱۸۹۸ء	صفحہ ۱۹۱	
۱۸	مرزا صابر بیگ	الہ آباد	۱۸۹۸ء	صفحہ ۱۹۵	۴۶	منشی محمد عمر	الہ آباد	۱۸۹۸ء	صفحہ ۱۹۵	
۱۹	مولوی ابوالہاشم علی	رنگون	۱۸۹۸ء	صفحہ ۱۹۳	۴۷	محمد جمیل	"	۱۸۹۸ء	صفحہ ۱۹۳	
۲۰	محمد یوسف وارث	الہ آباد	۱۸۹۸ء	صفحہ ۱۹۵						

نمبر شمار	نام خریدار	مقام	تاریخ خرید	نمبر شمار	نام فروخت کنندہ	مقام	تاریخ فروخت	کیفیت
۴۹	مسافرخانہ	ثمالہ	۲۸	۷۲	شیخ محمد امیر و پسر	پاک پٹن	۷۹	
۵۰	محمد سعدی		۷			ج		
۵۱	جلال الدین	″	۷	۷۳	مولوی اللہ دیا	جہل پور	۲۸	
۵۲	الٰہی بخش	″	۷	۷۴	حاجی محمد اسمٰعیل	″	۲۸	
۵۳	مولوی عبد الرحیم	ہرکارہ ڈاک چاندنی	۲۸	۷۵	میر سید علی حسین	″	۷	
				۷۶	شیخ حسن اسد	جہلم	۲۸	
		پ						
۵۴	منشی احسن	پٹیالہ	۲۸	۷۷	حاجی بدرالدین	جالندھر	۲۸	
۵۵	حاجی بخش	″	۷	۷۸	مولوی نور الدین	جون	۲۸	
۵۶	حاجی گل محمد	″	۲۸			ح		
۵۷	مولوی محمد یوسف	″	۲۸	۷۹	مولوی فخر الدین	خوشاب	۷	
۵۸	شیخ محمد الیاس	″	۷	۸۰	خواجہ محمد نعیم	دہلی	۲۸	
۵۹	ڈاکٹر فیض محمد	″	۲۸	۸۱	مولوی عبد الغفار	″	۷	
۶۰	سید محمد حکیم	″	۲۸	۸۲	میاں محمد عمر	″	۷	
۶۱	مولوی امین	″	۲۸	۸۳	مولوی شہود الحق	″	۲۸	
۶۲	مولوی احمد شاہ	″	۲۸	۸۴	محمد اکبر و عبد الخیر	″	۲۸	
۶۳	محمد ابراہیم	″	۷	۸۵	عبد الغفار	″	۲۸	
۶۴	خلیفہ محمد حسن	″	۲۸	۸۶	مولوی شمس الحق	″	۲۸	
۶۵	حیات شاہ	پیشاور	۲۸	۸۷	متفرقات	″	۷	
۶۶	حافظ عبد الرحیم	پانی پت	۲۸	۹۰	حافظ علی حیدر	ڈیانوان	۷	
۶۷	مولوی فضل الرحمٰن	پٹنہ	۲۸	۹۱	پیر جی خدا بخش	ڈیرہ دون	۲۸	
۶۸	مولوی محمد حسین	″	۲۸	۹۲	منشی جعفر خان	″	۲۸	
۶۹	مولوی محمد حسن	″	۷	۹۳	منشی عبد الغفار	″	۲۸	
۷۰	حکیم رضا حسین	کوٹ ضلع	۲۸	۹۴	منشی ہادی علی	روپڑ	۲۸	
۷۱	مولوی علاء الدین	کوٹ نور	۲۸	۹۵	غلام سرور	″	۲۸	
				۹۶	منشی ہدایت علی	″	۲۸	

نمبر شمار	نام خریدار	مقام	تاریخ روانگی	تاریخ وصولی	نمبر شمار	نام خریدار	مقام	تاریخ روانگی	تاریخ وصولی
۹۷	شیخ غلام نبی	روپڑ	۸ عدد	۷۹ء					
۹۸ تا ۱۰۰	متفرقات	"	لہ	۷۹ء			ک		
۱۰۱	چودھری نذیر حسین صاحب ڈپٹی کمشنر	"	۷	۷۹ء	۱۱۹	ابراہیم مدرس	کپورتھلہ	۸	۷۹ء
۱۰۲ تا ۱۰۳	متفرقات	"	۷	۷۹ء	۱۲۰	سید علاء الدین شاہ	کوٹلہ ملیر	۱۵	۷۹ء
۱۰۴	مولوی عبدالحکیم	رنگپور	۶ عدد	" شرح نمبر ۵۰	۱۲۱	چودھری غلام محمد	سکاٹ گڑھ	ص	۷۹ء
۱۰۵	سیالکوٹی محمد چودھری	راولپنڈی	۱۰	۷۹ء	۱۲۲	مولوی رحمت اللہ	کپورتھلہ	۸	۷۹ء
۱۰۶	منشی محمد جمیل	"	۱۵ عدد	۷۹ء	۱۲۳	محمد امام خان	کانجواڑہ	۸	"
۱۰۷	سیالکوٹی عبدالرحمن اگر	"	۸	۷۹ء	۱۲۴	سیالکوٹی بخش سوداگر	کانپور	۸	۷۹ء
۱۰۸ تا ۱۰۹	متفرقات	"	۷	۷۹ء	۱۲۵	حاجی عبداللہ	کوچی بندر	۷	"
					۱۲۶	منشی عبداللطیف	مستوفی ضلع	۸	۷۹ء
۱۱۰	سیالکوٹی غلام حسین	جالندھر	۸	۷۹ء					
۱۱۱	ولید داد خاں گنڈاپور	جلیسر	۸ عدد	۷۹ء	۱۲۷	قاضی عبدالرحیم	ارکنول	۸	۷۹ء
۱۱۲	ڈاکٹر عبدالحکیم	سہارنپور	۸	۷۹ء	۱۲۸	مولوی احسن	ارکنول	۷	"
۱۱۳	سید عبدالکریم	ساگر	۷	۷۹ء			مدرس		
۱۱۴	قاضی کریم اللہ	"	۸ عدد	۷۹ء	۱۲۹	میر حسن علی آکبر	کانپور ضلع	۵	۷۹ء
۱۱۵	محی الدین خان	سیکھ کوٹ ضلع گجرانوالہ	۸	۷۹ء شرح نمبر ۵۰			امراؤتی		
							ل		
۱۱۶	مولوی احمد شفیع ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ	شاہپور	۷	۷۹ء	۱۳۰	منشی محمد عمر	لودیانہ	۱۰	۷۹ء
					۱۳۱	شہاب خاں	کتب مدرسہ	۱۵ عدد	۷۹ء
					۱۳۲	میر نجات اللہ	"	۱ عدد	۷۹ء
		ع			۱۳۳	منشی محمد مقیم	"	۱۲	۷۹ء
۱۱۷	شیخ عبدالرحمن	عدن	۱۰	۷۹ء	۱۳۴	منشی محمد تونس	"	۱۵ عدد	۷۹ء
		ف			۱۳۵	منشی عبدالستار	"	۸	۷۹ء
۱۱۸	مولوی محمد اسحاق	فرید آباد ضلع دہلی	۱۵ عدد	۷۹ء	۱۳۶	منشی اکبش سب اوورسیر	"	۱۰	۷۹ء

فرید آباد ضلع دہلی

فرید آباد ضلع دہلی

فرید آباد ضلع دہلی

نمبر شمار	تفصیل	نام	ولدیت	سکونت	رقم	تاریخ	نمبر شمار	تفصیل	نام	ولدیت	سکونت	رقم	تاریخ
۱۴۲	متفرقات						۱۶۵						
۱۴۳		منشی عرش دیوان		لوہارہ ضلع ملتان	۷	۱۰۰	۱۶۶		محمد مستری			۷	۱۰۰
۱۴۴		منشی محمد حیات			۵	۱۰۰	۱۶۷		منشی محبوب عالم		میرٹھ	۱۰	۱۰۰
۱۴۴		محمد جزو نویس											
۱۴۵		منشی فتح محمد		لاہور	۱۰	۱۰۰	۱۶۸		محمد امیر بیگ			۵	۱۰۰
۱۴۶		منشی شاہ مختار			۱۰	۱۰۰	۱۶۹		میاں محمد سعید		نور محل	۱۰	۱۰۰
۱۴۷		کرم بخش سرگر			۱۰	۱۰۰	۱۷۰		سید محمد اکبر خان		ناگپور	۱۰	۱۰۰
۱۴۸		مولوی کرامت علی			۱۰	۱۰۰	۱۸۱		علیم الدین			۷	۱۰۰
۱۴۹		خلیفہ رحیم بخش			۷	۱۰۰	۱۸۲		بادشاہ میاں			۷	۱۰۰
۱۵۰		منشی عبد الحق			۷	۱۰۰							
۱۵۱		شیخ محی الدین			۵	۱۰۰	۱۸۳		شیخ محمد حیات		وزیر آباد	۵	۱۰۰
		کتب فروش							کتب فروش				
۱۵۲		منشی جلال الدین			۵	۱۰۰	۱۸۴		منشی احمد حسین		ہوشیار پور	۱۰	۱۰۰
۱۵۳		شمل خوان			۷	۱۰۰	۱۸۵		مولوی الٰہی بخش			۱۰	۱۰۰
۱۵۴		منشی محمد علی			۷	۱۰۰			وکیل				
۱۵۵		متفرقات			۱۰	۱۰۰	۱۸۶		متفرقات				
۱۶۴							۱۹۹						
					م								
۱۶۹		ابو الٰہی بخش		ملتان	۱۰	۱۰۰							
۱۷۰		منشی امر نواب			۱۰	۱۰۰							
۱۷۱		مولوی محمد بخش			۱۰	۱۰۰							
۱۷۲		منشی علاؤ الدین		مظفر گڑھ	۷	۱۰۰							
۱۷۳		منشی کریم بخش			۷	۱۰۰							
۱۷۴													
۱۷۴		سید محمد نور الدین		مظفر گڑھ	۱۰	۱۰۰							

بہاولپور پٹیالہ جہلم ڈیرہ دون سکندرآباد

ملتان سوات ملوال ضلع فیروزپور ناگپور

جوگیر ضلع مرشد آباد مظفر گڑھ ہزارہ

بشرح نمبر ۱۶۵

بشرح نمبر ۱۶۵

بشرح نمبر ۱۶۵

بقیہ پیری مریدی

اور فریق مثبت کی خدمت مین التماس ہے کہ وہ اس سنت بیعت توبہ کو معمولی سنتون (جیسے کنگھی مسواک کرنا یا آنکھ مین سرمہ لگانا یا اپنے آپ توبہ استغفار کرنا) پر ترجیح و فوقیت نہ دین اور اسکو ایسے موکد و استمراری سنتون سے (جنکے عمل و التزام کی آنحضرت سے تاکید اور انکے ترک پر وعید و تشدید وارد ہے) شمار نکرین اور اسکے ترویج و التزام کے لئے وہ اہتمام و تداعی نکرین جو اس قسم کی موکد سنتون مین کیجاتی ہی اور اسکو مناط احسان و مناط حصول کمال عرفان قرار نہ دین اور اسمین وہ خصوصیات رسمیہ کو جو خاندانی بیعت خانون و پیرون مین مروج چلی آتی ہین (جیسے باپ مرے تو بڑے بیٹے کو اوسکی جگہ گدی پر بٹھانا یا کسی اور شخص کو تمام خاندان سے پیرغان بناکر بیعت کے لئے مخصوص کر دینا۔ باوجودیکہ علم مین تقوی مین اُس سے بڑھکر یا اوسکے برابر اُس خاندان یا اوسکی نسبتین مین اور اشخاص موجود ہون اور اس سجادہ نشین کا سجادہ نشینی کے بعد خود بیعت و استرشاد سے مستغنی ہوجانا پیر ہوکر پھر کسیکا مرید نہ بننا اور کسی صالح متقی کے ہاتھ پر (اُس سے افضل یا اُسکے برابر کیون نہو) بیعت توبہ نکرنا یا بیعت لینے کے وقت خاص خاص اذکار و اوعیہ (جو اس موقع بیعت پر آنحضرت سے مروی ہین) جیسے پہلے کلمہ شہادت پڑھانا پھر سورۃ فاتحہ و علی ہذا القیاس) طالب کو پڑھانا وغیرہ وغیرہ کو ایسے طور پر دخل نہ دین جس سے ان خصوصیات و قیود کا اس موقعہ پر اس ہیئت مخصوصہ سے دین و مسنون ہونا سمجھا جاتا ہے۔

ان خصوصیات کی نسبت جو ہمارا اعتقاد ہے وہ ہم نمبر سابق مین بصفحہ ۴۵ بیان کر چکے ہین جسکا خلاصہ یہ ہے کہ نہ ہم ان خصوصیات کو اصل سنت و مناط عرفان و

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احسان جانتے ہین نہ انکو مطلقاً بدعت و ناجائز خیال کرکے انسے بالکل انکاری ہین
بلکہ انکی تسلیم و انکار مین ہم ہین مین (بیچاربیچ) مین ہین اور شرف و فائدہ
و تاثیر صحبت اہل اللہ اور اس فائدہ و تاثیر کی نظر سے انکی
خصوصیت ملازمت کو تو ہم اس بیعت اور اسکے خصوصیات
مذکورہ سے جداگانہ ہی سمجھتے ہین اور اس سے کسی وجہ سے انکاری نہین ہین ۔
اس التماس کے جواب مین شائد ہمارے بھائی شبیتین یہ
کہین کہ ہم اس سنت بیعت کو سواک و اذان و اقامت و جماعت سے بڑھکر سمجھکر
نہین سمجھتے اور نہ اسکو مناط حصول احسان و کمال عرفان خیال کرتے ہین اور نہ ان
خصوصیات کو جو ہمارے معمول بیعت مین پائی جاتی ہین ہم وہ سمجھتے ہین ۔ ان
خصوصیات کی نسبت ہمارا وہی اعتقاد ہے جو تمہارا اعتقاد ہے اسکے جواب مین
یہ التماس ہے کہ اگر اونکا اس بیعت اور اسکے خصوصیات کی نسبت دلی اعتقاد
یہی ہے تو نہایت خوشی کی بات ہے ؎ چشم ما روشن دل ما شاد ولیکن
انکے بعض اقوال و افعال اس اعتقاد کے مخالف ہین اور وہ عام لوگون کو
یہ بتا رہے ہین کہ یہ لوگ اس بیعت کو معمولی سنتون سے بڑھکر واجب العمل والاہتمام
اور مناط عرفان و مدار ایمان جانتے ہین اور ان خصوصیات کو بھی وہی سمجھ رہے ہین
اور وہی اقوال و افعال فریق ثانی کی وحشت و تشدد کے باعث اور باہمی تفرقہ
و نزاع کے موجب ہو رہے ہین اگر میرے بھائی دلی اعتقاد یہی رکھتے ہین جو بیان ہوا
ہے ۔ تو جبتہ اللہ و نصیحۃ لخلق اللہ و جہاً کلمۃ اللہ ان اقوال و افعال کو اس اعتقاد کے
موافق و مطابق کرین ۔ مین پہلے اُن اقوال و افعال کو بیان کرتا ہون
پہر انکی اس اعتقاد اور نفس الامر سے مخالفت ظاہر کرونگا پہر انکی وجہ موافقت
و مطابقت اُس اعتقاد سے عرض کرونگا ؎ گر قبول افتد زہے عز و شرف

بیان افعال واقوال مذکورہ

(۱) اس بیعت توبہ مین وہ اسقدر تاکید وضرورت کے مدعی اور اسکے اہتمام و تداعی مین ساعی ہین کہ اسقدر تاکید واہتمام وتداعی استمراری و موکد سنتون (مسواک اور اذان جماعت وغیرہ) مین کوئی مسلمان نہین کرتا۔

(۲) وہ اس بیعت کو مثل بیعت خلافت وامامت قرار دیتے ہین جسکے شان مین صاحب آنحضرت کا ارشاد وارد ہے کہ جس کی گردن مین کسی امام کی بیعت نہین ہے

من مات ولیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ جاہلیۃ صحیح مسلم ص۱۲۵ جلد۲	وہ جاہلیت (یعنی کفر کی) موت مرتا ہے

اور اسی نظر سے آنحضرت کے اصحاب کرام نے وصال نبوی کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیعت خلافت کو آنحضرت کی تجہیز وتکفین پر مقدم کیا اور اسمین ایکدن کا وقفہ روا نہ رکھا چنانچہ حدیث بخاری سے جو عنقریب منقول ہوگی ناظرین کو واضح ہوگا

طرفہ یہ کہ وہ بیعت خلافت صدیق اکبر وغیرہ خلفاء کو یہی بیعت توبہ بتاتے ہین اور ذکر خلافت کو اسی بیعت توبہ کا ایک جزوی اور ضمنی امر قرار دیتے ہین۔

(۳) وہ اس بیعت توبہ کو ایک ایسے شخص سے مخصوص کرتے ہین جو تمام ہمعصرون سے افضل ہو اور بناءً علیہ پیر وسجادہ نشین کو پیری وسجادہ نشینی کے بعد دوسرے کی بیعت سے مستغنی سمجھتے ہین اور بجواب اس اعتراض فریق ثانی کی کہ "بیعت لینے والا خود یہی تو گناہ کرتا ہے وہ کیون اپنے گناہون سے دوسرے کے ہاتھ پر توبہ نہین کرتا وہ کہتے ہین کہ ہمنے خدا نے لوگون سے بیعت کرائی اور خود کسی کے ہاتھ پر کیون نہ توبہ کی۔ **جسکا صاف یہ مطلب** ہے کہ جیسے آنحضرت صلعم سے کوئی افضل موجود نہ تھا جسکے ہاتھ پر وہ گناہون سے

(معاذ اللہ) توبہ کرتے ایسی ہی پیرجی سے کوئی افضل نہین ہوتا جسکے ہاتھ پر وہ بیعت کرین - یا یون کہو کہ جیسے آنحضرت صلعم افضل ہونے کے سبب بیعت سے مستغنی تھے ویسے ہی پیرجی (بزعم خود یا باتفاق مریدان) افضل ہونے کے سبب بیعت غیر سے مستغنی ہین -

(۴) وہ ان خصوصیات رسمیہ کے اثبات کے لئے قران و حدیث کو ہاتھ مارتے ہین اور انکا داخل دین ہونا بزعم خود آیات و حدیث سے ثابت کرتے ہین -

گدی نشین مقرر و مخصوص کرنے کے ثبوت مین وہ اون **آیات** کو پیش کرتے ہین جنمین یہ ذکر ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام نے کوہ طور جانے کے وقت ہارون علیہ السلام کو خلیفہ کیا (جسکے مطابق آنحضرت صلعم نے جنگ تبوک مین جانے کے وقت حضرت علی مرتضی کو خلیفہ کیا تھا) اور حضرت زکریا علیہ السلام نے خدا سے اپنا وارث چاہا تھا - اور حضرت سلیمان علیہ السلام داؤد علیہ السلام کے وارث ہوئے - اور صحابہ کرام کے اِس **فعل** کی سند لاتے ہین کہ انہون نے آنحضرت کے بعد صدیق اکبر کو گدی پر بٹھایا اور آپنے حضرت عمر کو خلیفہ بنایا انکے بعد صحابہ نے حضرت عثمان و حضرت علی مرتضی کو انکا جانشین کیا -

اور بوقت بیعت خاص خاص اذکار و اوعیات پڑھانے کے ثبوت پر وہ اُن آیات و احادیث کو پیش کرتے ہین جنمین یہ ذکر ہے کہ انبیاء علیہم السلام نے اظہار اقرار اسلام کیا اور آنحضرت نے کلمہ لا الہ الا اللہ کو افضل الذکر فرمایا اور خداوند تعالے نے حضرت موسی علیہ السلام کو اس کلمہ پڑھنے کا حکم دیا آنحضرت صلعم نے سورہ فاتحہ کو تمام سورتون قرانی سے افضل فرمایا -

انکے اِس استدلال پر جو یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ ان آیات و احادیث مین خاص اِس موقعہ پر ان اذکار کی خصوصیت کہان پائی جاتی ہے - اسکے جواب مین

وہ بہت سے آثار پیش کرتے ہین جنسے وہ بزعم خود یہ ثابت کرتے ہین کہ جو امر آنحضرت سے ثابت ہو (گو اسپر مداومت یا اسمین کوئی وقتی یا عددی خصوصیت آنحضرت سے ثابت نہو) اسمین وقتی یا عددی خصوصیت اپنی طرفسے لگالینی بدعت نہین ہی بلکہ موجب ثواب و قربت ہے۔ اس جواب مین اُنہون نے نہ صرف خصوصیات بیعت کو دین بنایا ہے۔ بلکہ جملہ خصوصیات رسمیہ (فاتحہ خوانی سوم چہلم عرس مولود وغیرہ جنکو اُنکے اصول مذہب بدعت ٹہراتے ہین اور اسی سبب سے وہ عام مسلمانون سے علیحدہ سمجہے جاتے ہین اور وہابی کہلاتے ہین) کو بہی دین بنا دیا ہے۔

اور پیر جی کے بیعت لینے (نہ دینے) سے خصوصیت پر جو دلیل وہ پیش کرتے ہین وہ نمبر ۳ مین بیان ہو چکی ہے۔

ان لوگون سے ان اقوال و افعال کے سرزد ہونے کو کوئی انکا معتقد و مقلد بعید سمجہے تو پہلے ان ہی حضرات سے دریافت کرکے انکی تصدیق کرے مجہے امید ہی کہ وہ ان اقوال و افعال سے انکاری نہونگے۔

اور اگر وہ انسے صاف طور پر یا بتاویل انکاری ہون تو انکا رسالہ جو فی الحال فریق نافی کے مقابلہ مین اُنہون نے تالیف کیا ہے مواضع ذیل سے ملاحظہ فرماوین۔

اس رسالہ کے صفحہ نمبر ۱۷ مین ہے "اتنا بہی نہین جانتا کہ مسئلہ بیعت ان مسائل مین سے ہے جو خصوصیت رکھتے ہین ساتھ افضل اور بہتر کے جیسے خلافت۔ امارت۔ قضا۔ امامت۔ ان کامونکے واسطے ایک ہی شخص مقرر ہوتا ہے یہہ نہین ہوسکتا کہ ہر ایک امام یا خلیفہ یا قاضی بنجائے"۔

اور اس کے صفحہ ۲۲ مین ہے تو دیکہو آنحضرت و خلفاء اور تمام اصحاب کی تعامل سے ثابت ہوتا ہے کہ بیعت ایسے شخص کے ہاتھ پر چاہئے جو اپنے وقت مین تقوی و دیانت و صلاحیت کی وجہ سے اپنے ہمعصرون مین فضیلت رکہتا

ہو رسول اللہ صلعم کی حیات مین آپ افضل بہتر تھے اُنکے بعد ابوبکرؓ ازان بعد عمرؓ اون سے پیچھے عثمانؓ اور علی رضی اللہ عنہم اور بہ سبب فضیلت اُنکی کے دوسرے ہاتھ پر بیعت نہین ہوتی تھی۔ الا نادراً اور تفاضل انکا بمنزلہ علامات وتمیز کی ہے اور اسکے صفحہ نمبر ۹ امین ہے یہ دعوی (بعد وفات رسول اللہ صلعم صحابہ کرام کا بیعت کے لئے کسیکو مقرر نکرنا) خلاہر صحابہ کرام فی اوّل ابوبکرؓ صدیق اون کے بعد عمرؓ فاروق ازان بعد حضرت عثمان انسے پیچھے علی مرتضی رضی اللہ عنہم کے ہاتھ پر بیعت کی گیا مصنف کو خلفائے راشدین کی خلافت اور بیعت سے بھی انکار ہے دیکھو سب مفسرین اس آیت کریمہ کو فمن کفر بعد ذالک فاولئک ہم الفاسقون یعنی پس جس شخص نے انکار کیا بعد اسکے پس وہی ہین فاسق منکران خلافت خلفاء اربعہ کے حق مین وعید بتلاتے ہین اب مصنف یہ کہیگا جو یہ بیعت قبول خلافت کی تھی یعنے عہد اسبات کا کہ ہم بغاوت نکرینگے اسکے جواب مین ہم روایات کتب حدیث پیش کرتے ہین اہل انصاف کو معلوم ہوجاویگا کہ حق بجانب کسکی ہے صحیح بخاری مین ہے کہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے بوقت خلافت خلیفہ سوم بمشورت صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کر دیا اور بیعت کے وقت یہ کہا ابایعک علی سنۃ اللہ وسنۃ رسولہ والخلیفتین من بعدہ یعنی مین تیری بیعت کرتا ہون کتاب خدا و سنت رسول وطریقہ شیخین پر اور امام احمد کی روایت مین ہے ابایعک علی کتاب اللہ وسنۃ رسولہ وسیرۃ ابی بکر وعمر مین تیری بیعت کرتا ہون اوپر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور طریقہ ابوبکر اور عمر کے۔ جس بیعت کا ان روایتون مین ذکر ہے یہ بیعت تقوی ہے خلافت وغیرہ امور شرعیہ سب اسمین داخل ہین اور عبداللہ بن حنظلہ امیر مدینہ نے وقعۃ الحرہ مین لوگون سے ساتھ مرنیکے بیعت لی یہ قصہ بخاری مین موجود ہے اور یہ بیعت بیعت خلافت کے سوا

اور ہی بیعت تہی۔ ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور۔

اور اسکے صفحہ ۷۷ مین بجواب اس اعتراض فریق ثانی کے کہ پیر خود کیون نہین کسیکی بیعت کرتا۔ کہا ہے "مشایخ مین سے ایسا کوئی نہین جس نے دوسرے کے ہاتھ پر توبہ نہ کی ہو اپنے شیخ کے ہاتھ پر سب توبہ کیا کرتے ہین اگر ایسا ہی اعتراض کا شوق ہے تو یہ کہو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون سے بیعت کرائی اور خود کسی کے ہاتھ پر توبہ کیون نہ کی دیکھو ترک اور انکار سنت کا یہ نتیجہ ہے جو آپکے منھ سے ایسے کلمات نکلتے ہین جنسے انبیاء علیہم السلام کی جناب مین بے ادبی لازم آتی ہے لئن لم یہدنا ربنا لنکونن من القوم الضالین

اور اسکے صفحہ ۷۵ مین بجواب اس قول مخاطب کے کہ "بلا وجہ مرجح ایک شخص کو خاندان سے بیعت کے لئے مخصوص کر لینا ہندون کی رسم ہے۔ کہا ہے "جسکو آپ ہنود کی رسم کہتے ہو وہ سنت انبیاء ہے جب موسی علیہ السلام کوہ طور کو جانے لگے تو ہارون علیہ السلام سے فرمایا اخلفنی فی قومی واصلح ولا تتبع سبیل المفسدین تو میرا نائب رہیو میری قوم مین اصلاح رکہنا اور مفسدون کی پیروی نکرنا حضرت خاتم المرسلین نے جب غزوہ تبوک کی تیاری کی تو علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد کیا انت منی بمنزلہ ھارون من موسی تو مدینہ مین رہ تو ہمارا جانشین ہے جیسے ہارونؑ اپنے بہائی موسیٰؑ کا (بحالت سفر) جانشین تھا۔ انبیاء عظام دعا کرتے کہ اے پروردگار ایسی اولاد دے جو ہمارے نائب اور لوگون کے پیشوا ہووین فہب لی من لدنک ولیا یرثنی ویرث من ال یعقوب زکریا علیہ السلام نے دعا کی تو مجھے کام سنبہالنے والا دے جو وارث ہو میرا اور خاندان یعقوبؑ کا اور اللہ جلشانہ خبر دیتا ہے و ورث سلیمان داؤد سلیمان علیہ السلام اپنے باپ داؤد کے وارث ہوئے واضح ہے کہ

مراد اس ورثہ سے نبوت اور امامت ہے کہین روافض کیطرح مال ومتاع سے تاویل نہ کرنا اور اصحابہ کرام نے بعد انتقال پیمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ابوبکرؓ صدیق کو گدی پر بٹھلایا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے زندگانی مین عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین مقرر فرما گئے ایسے ہی عثمانؓ وعلی رضی اللہ عنہ باتفاق صحابہ جانشین ہو گئے"۔

اور اسکے صفحہ ۱۱ و ۱۲ مین خصوصیات اذکار بیعت کے ثبوت کے لئے کہا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسلمت للہ رب العالمین کہا اور بلقیس نے اسلمت مع سلیمان للہ رب العلمین کہا اور خدا تعالے نے کہا ہے کہ یا ایہا الذین امنوا امنوا باللہ ورسولہ اور آنحضرت رکوع وسجود مین بک امنت وبک اسلمت فرمایا کرتے اور آنحضرت نے فرمایا ہے افضل الذکر لا الہ الا اللہ اور آنحضرت نے سورۂ فاتحہ کو اعظم سورۃ فی القران فرمایا ہے۔

اور صفحہ ۸۸ مین کہا ہے کہ اگر ایک امر آنحضرت سے ثابت ہو جاوے مگر اسکی مداومت اور اسکا شمار اور اسکے وقتون کی خصوصیت ہمین ثابت نہو تو اوسکو خاص اوقات مین معین عدد کے موافق ہمیشہ عمل مین لانا بدعت نہو گا پہر اسپر آپنے چند آثار ذیل سے استدلال کیا ہے۔

(۱) آنحضرت نے فرمایا ہے خدا کو پیارا وہ عمل ہے جسکو ہمیشہ کیا جاوے۔

(۲) ایک شخص ہمیشہ سورۃ فاتحہ کے اور دوسری سورت کے ساتھ سورۃ اخلاص کو ملا لیا کرتا تھا آنحضرت نے اسکا سبب پوچھا اوسنے عرض کیا کہ مجھے یہ سورت پیاری لگتی ہے آنحضرت نے فرمایا اسکی محبت تجھے بہشت مین داخل کریگی۔

(۳) بلالؓ وضو کے بعد ہمیشہ دوگانہ پڑہتے آنحضرت اسپر مطلع ہوئے تو اس سے منع نکیا۔

اسی قسم کا ایک اثر اور بلال سے اور ایک اثر حضرت عائشہؓ سے نقل کیا پہر کہا
اور بعض اوقات کی فضیلت شارع سے ثابت ہے اگر کوئی شخص واسطے ذکر اور حمد
اور تسبیح کے اُن وقتون کو مقرر کرے تو بیشک افضل ہوگا اللہ جلشانہ فرماتا ہے
فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب پس پاکی بیان کر ساتھ حمد رب اپنے کے
پہلے سورج کے نکلنے سے اور پہلے چہپنے کے ومن اللیل فسبحہ وادبار السجود اور
رات کو پس تسبیح کر اوسکی اور بعد نمازون کے اِس قسم کی بہت آیتین اور حدیثین
ہین اگر کوئی شخص ان وقتون کو افضل اوقات سمجہہ کر کوئی ورد یا ذکر پڑہیگا تو
کہو اوسنے کون سی بُرائی کری شارع کیطرف سے مطلق ذکر الٰہی کی ہدایت ہی
اور یہ شخص بہی ذکر کرتا ہے "

یہ اقوال وافعال مذکورہ کا **عام ثبوت** ہے۔ اب ایک **خاص ثبوت**
(جسکو زیادہ تر تعلق امر اول سے ہے) پیش کیا جاتا ہے جب ان حضرات کے شیخ
(پیر) نے (جو ہمارے بھی شیخ تھے اور ہمارے خیال مین (واللہ حسیبہ) واقعی
لائق بیعت واسترشاد تھے اور ان قیود وخصوصیات رسمیہ سے (جنکو اُن کی
جائے نشین اب دین سمجہنے لگے ہین مبرا وآزاد تھے حتے کہ وہ اشغال متاخرین
صوفیہ کو جسکو ہم حسب تفصیل وشرط منقولہ صفحہ ۴۵ مباح بلکہ بعض حالات مین افضل
سمجہتے ہین بالکل ترک کر چکے تھے جب ہم انکے سامہنے مولانا محمد اسمعیل شہید
علیہ الرحمۃ کی عبارت منقولہ صفحہ ۴۵ پیش کرتے اور اُن اشغال کا مطلقاً بدعت
نہونا ثابت کرتے تو آپ جواب مین فرماتے "دُعاکن" یعنے دعا کرو خدا تعالی
مجہے یہ بات سمجہادے اور میرے دلمین اسکا اثر پیدا کرے اور جب کبہی آپ
کسیکو سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیتے تو اوسکے بیان تعداد مین صاف فرماتے
کہ چہل ویکبار یا کم یا زیادہ اس قسم سے اور بہت باتین مشہور ومعروف ہین جو

انکی آزادی ان قیود رسمیہ سے ثابت کر رہی ہین) اِس جہان سے انتقال کیا تو ان لوگون نے انکی گدی پر انکے بڑے بیٹے کو (باوجود یکہ علم مین انسے افضل اور ظاہری دینداری و پرہیزگاری مین انکے برابر لوگ انکی اولاد اور منتسبین و معتقدین مین موجود تھے) بٹھاکر انسے بیعت کی اور اپنے اس فعل کو صحابہ کے اس فعل سے کہ انہون نے آنحضرت کے وصال کے متصل بلا توقف حضرت صدیق اکبر کی بیعت کی تہی تشبیہ دے اور یہہ بات بذریعہ مراسلات اپنے تمام منتسبین و معتقدین خاندان مین شائع کی اور ان مراسلات مین صاف یہ بات لکھدی کہ یہہ ہمنے وہ کام کیا ہے جو آنحضرت کے اصحاب نے آنحضرت کی رحلت کی بعد فوراً کیا اور اس کو آنحضرت کی تکفین و تجہیز پر بھی مقدم کیا تہا لوگون کو چاہئے اس بیعت کی طرف جلد توجہ کرین اور خاص کر اس فرمان مین جو میرے نام آیا تھا یہہ حکم بھی درج تھا کہ آپ اِس مضمون کو اپنے ماہواری رسالہ (اشاعۃ السنہ) مین شائع کر دین۔

اِس فرمان و مراسلت مین انہون نے گویا یہ جتا دیا تہا کہ یہ بیعت وہی بیعت ہے جو صحابہ نے صدیق اکبر کے ہاتھ پر کی تھی اور اسکے ترک پر صاف وعید آچکی ہے جو اس بیعت سے مختلف رہیگا وہ جہنمی ہوگا اور کافر و نکی موت مریگا۔

اس بیان مین بہی کسی انکے مقلد و معتقد کو شک ہو تو وہ فرمان نکالکر ملاحظہ کرکے دیکہہ لے کہ اسمین اس بیعت کو بیعت صدیقی سے تشبیہ دی ہے یا نہین اور اپنے اِس فعل پر فعل صحابہ اور انکی تعجیل اور تقدیم البیعۃ علی التجہیز و التکفین کی شہادت پیش کی ہے یا نہین۔ اور جسکے پاس وہ فرمان پہنچا ہو وہ انکی اور خاص معتقدین ساکنین لاہور۔ وزیرآباد۔ پنڈی وغیرہ سے دریافت حال کرے اور جسکی طبع سلیم اور عقل مستقیم ہے اور وہ متعصبانہ اعتقاد و محبت سے خالی

ہے وہ ان ہی عبارت سے جو اسمقام مین منقول ہوئی ہین اس فعل کی تصدیق نکال سکتا ہے۔ **مینے ایک مخبر صادق** (جو فریق مثبت کے معتقدون اور آرشادون سے ہے) سے یہہ بھی سنا ہے کہ جب یہہ فرمان راولپنڈی مین پہنچا تو فریق ثانی کے ذریات و معتقدین نے اسپر بڑا چرچا کیا اور باہم رنج و اختلاف واقع ہوگیا آخر فریق ثانی نے رفع اختلاف و تنازعہ کی یہ صورت تجویز کی کہ گدی نشین صاحب اسبات کا اعلان کردین کہ اس بیعت توبہ مین ہماری خصوصیت نہین ہے جو شخص جس صالح شخص کے ہاتھ پر چاہے بیعت کرے فریق مثبت نے اونکی یہہ بات نہ مانی۔ یہ **بات بھی دل لگتی** ہے اور اس مخبر کی خبر صحیح معلوم ہوتی ہے جسحالمین وہ بیعت کو مثل بیعت خلافت بلکہ اسکا عین یا کل جانتے اور اسکو ایک شخص افضل العصر سے مخصوص سمجھتے اور بنا بر علیہ وہ ایک شخص کو افضل الدہر قرار دیکر مخصوص مقرر کر چکے ہین تو پہر وہ دوسرے کے ہاتھ پر بیعت کو کسطرح تجویز کر سکتے ہین۔

یہہ انکے اقوال و افعال کا بیان و ثبوت ہے **اب انکا اس اعتقاد و نفس الامر سے مخالف ہونا ثابت کیا جاتا ہے۔**

اس اعتقاد سے تو ان اقوال و افعال کی **مخالفت ظاہر** ہی ہے کیونکہ ان لوگون کا اس بیعت توبہ کو مثل بیعت خلافت بلکہ اسکا عین یا کل اور خلافت کی اسکا ایک جز ٹہہرانا اور اسکو بیعت خلافت کیطرح ایک ہی شخص افضل العصر (جو دوسرے کی بیعت سے ممنوع یا مستغنی ہو) مخصوص کرنا اور اوس کی ترغیب و ترویج کے لئے استعداد اہتمام و تداعی کرنا اور اوسکی خصوصیات کا قران و احادیث سے ثبوت پیش کرنا صاف بتاتا ہے کہ یہ لوگ اس بیعت کو معمولی سنتون (مسواک اذان اقامت) سے بدرجہا بڑہکر واجب العمل و احسان و عرفان بلکہ منجات و ایمان جانتے ہین اور اسکی خصوصیات کو دین سمجھ رہے ہین اور یہ باتین نفس الامر

اور حق کے بہی مخالف ہین کسی آیت یا حدیث یا اثر صحابی مین ان باتون کا اثر و ثبوت پایا نہین جاتا - اور جو کچہہ انکے ثبوت مین فریق مثبت نے اپنے رسالہ مین بیان کیا ہے - اسکی نسبت مین یہہ تو نہین کہہ سکتا (اور بدگمانی نہین کرتا) کہ اُنہون نے عمدہ جہوٹ کہا ہے اور لوگون کو دہوکہ دیا ہے - ولیکن یہ یقیناً جانتا اور کہتا ہون کہ اسمین اُنہون نے خود دہوکہ کہایا ہے - جسکا سبب اقامت سلسلہ بیعت کی محبت اور کسیقدر علوم رسمیہ الیہ (نحو ادب اصول وغیرہ) سے ناواقفیت بہی ہے -

بیعت توبہ کے مثل یا عین بیعت خلافت ہونے اور اسکے ایک افضل کے ساتھ مخصوص ہونے پر جو ان لوگون نے دلیل پیش کی ہے اور اسپر بڑا فخر اور حصول نورانیت کا دعوے کیا ہے اور اپنے خصم کو آیۃ فمن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور کا مصداق بتایا وہ اس دعوے کی دلیل ہرگز نہین ہو سکتی حضرت عثمانؓ اور صدیقؓ اکبر کی بیعت خلافت پر ہوئی تھی وہ بیعت توبہ متنازعہ فیہا - ہرگز نہ تھی -

چونکہ حضرت عثمانؓ کی بیعت کو حضرت صدیق اکبر کی بیعت سے تشبیہ دیگئی ہے اور اسکی نسبت پارہ حدیث متمسکہ فریق مثبت مین یہہ بات کہی گئی ہے کہ مین تجہہ سے صدیقؓ اکبر و عمرؓ فاروق کے طریق و سیرت پر بیعت کرتا ہون اسلئے مناسب ہے کہ پہلے حضرت ابوبکر صدیق کی بیعت کو ذکر کیا جاوے پہر حضرت عثمان کی بیعت کا بیان ہو ناظرین اہل انصاف کو خود معلوم ہو جائیگا کہ وہ بیعت خلافت ہے یا بیعت توبہ کا بہی اسمین کوئی نام و نشان و اثر و سراغ پایا جاتا ہے -

پس واضح ہو کہ صحیح بخاری مین بصفحہ (۱۰۰۹) حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم فوت ہوئے تو ہمارا یہہ حال تہا کہ انصار ہمارے مخالف ہوگئے

کان من خبرنا حین توفی اللہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم	اور وہ سب کے سب بنی ساعدہ کی نشستگاہ

ان الانصار خالفونا واجتمعوا
بامرهم فی سقیفة بنی ساعدة وخالف
عنا علی والزبیر ومن معهما واجتمع
المهاجرون الی ابی بکر فقلت لابی بکر
یا ابابکر انطلق بنا الی اخواننا هولاء
من الانصار فانطلقنا نریدهم فلما
دنونا منهم لقینا منهم رجلان صالحان
فذکرا ما تمالا علیه القوم فقالا این تریدون
یا معشر المهاجرین فقلنا نرید اخواننا هولاء
من الانصار فقالا لا علیکم ان لا تقربوهم اقضوا
امرکم فقلت والله لناتینهم فانطلقنا حتی
اتیناهم فی سقیفة بنی ساعدة فاذا رجل مزمل
بین ظهرانیهم فقلت من هذا فقالوا هذا
سعد بن عبادة فقلت لهم ما له قالوا یوعک
فلما جلسنا قلیلا تشهد خطیبهم فاثنی علی الله
بما هو اهله ثم قال اما بعد فنحن انصار الله
وکتیبة الاسلام وانتم معاشر المهاجرین رهط
وقد دفت دافة من قومکم فاذا هم یریدون
ان یختزلونا من اصلنا وان یحضنونا من الامر
فلما سکت اردت ان اتکلم وکنت قد
زورت مقالة اعجبتنی اریدان اقدمها

مین اکٹھی ہوئی اور حضرت علی وزبیر اور انکے
ساتھ والے بھی ہمسے ہٹ رہے یا مخالف
ہوئی مہاجرین ابوبکر کے پاس جمع ہوکر آئے
مینے ابوبکر سے کہا کہ ہم اپنے بھائی انصار
کیطرف چلین جب ہم قریب پہنچے تو دو نیک
آدمی ہمکو ملے اور انصار کے اتفاق رائے
سے (ہمارے خلاف پر) خبر رسان ہوئے
پھر وہ بولے تم کہان جاتے ہو ہمنے کہا
اپنے بھائیون انصار کے پاس جاتے ہین وہ
بولے تمکو انکی پاس جانا مناسب نہین تم اپنا کام
کرو مین بولا بخدا ہم تو ضرور جاوینگے پھر ہم
چلکر نشست گاہ بنی ساعدہ مین پہنچ گئے جب
ہم تھوڑی دیر ٹھہرے تو ان مین ایک شخص تقریر
کرنیکو کھڑا ہوا اور بولا کہ ہم خدا کے انصار مین
اور اسلام کا لشکر اور تم لوگ مہاجرین صرف
چند آدمی ہو جو اپنی قوم سے نکلکر یہان آبسے ہو
اب تم ہماری جڑ کاٹنا اور ہمکو حکومت سے
خارج کرنا چاہتے ہو جب وہ چپ ہوا تو
مین کچھ کہنے لگا جو مینے سوچ رکھا تھا مین
اسکو ابوبکر کے آگے بیان کرنا چاہتا تھا کہ
ابوبکر نے مجھے روک دیا۔ اور خود جواب دینا

بین یدی ابی بکر وکنت اُداری منه
بعض الحد فلما اردت ان اتکلم قال ابوبکر
علی رسلک فکرهت ان اغضبه فتکلم
ابوبکر فکان هو احلم منی واوقر والله
ماترک من کلمة اعجبتنی فی تزویری
الا قال فی بدیهته مثلها او افضل منها
حتی سکت فقال ما ذکرتم فیکم من خیر فانتم
له اهل ولن یعرف هذا الامر الا هذا الحی
من قریش هم اوسط العرب نسباً ودارا وقد
رضیت لکم احد هذین الرجلین فبایعوا
ایهما شئتم فاخذ بیدی وبید ابی
عبیدة بن الجراح وهو جالس بیننا فلم اکره
مما قال غیرها کان والله ان اقدم فتضرب
عنقی لا یقربنی ذلک من اثم احب الی
من ان اتامر علی قوم فیهم ابوبکر
اللهم الا ان تسول لی نفسی عند الموت
شیئا لا اجده الآن فقال قائل
من الانصار انا جذیلها
المحکک وعذیقها المرجب

شروع کیا بخدا جو کچھہ مینے سوچ رکہا تھا ابوبکر نے
اسکی مثل یا اس سے بہتر فی البدیہہ کہدیا۔
آپنے فرمایا کہ جو تمنے اپنی بہتری بیان کی ہے
بیشک تم اسکے اہل یعنی لائق ہو مگر سرداری و امارت
تو بجز قریش کسیکا حق نہین ہے (یہان حضرت عائشہ
کی روایت مین جو بصفحہ (۵۱۸) بخاری مین مروی ہے یہ لفظ
بہی وارد ہے کہ امیر ہم (قریش) سے ہو اور
وزیر تم (انصار) سے حضرت ابوبکر نے فرمایا
کہ مین پسند کرتا ہون کہ تم لوگ ان دونون
(میرا اور ابو عبیدہ بن الجراح کا ہاتھ پکڑ کر کہا)
کی بیعت کرو انکی اس کلام سے بجز اس لفظ کے
(جسمین میری بیعت کا ذکر تھا) کوئی لفظ
مجہے برا معلوم نہین ہوا مجہے اپنا گنہگار نہو کر
مارا جانا اس سے پیارا و پسند تھا کہ مین اس
قوم کا سردار ہون جسمین ابوبکر ہو شائد مرنیکے
وقت میرا نفس مجہے اسکا خلاف پسند
کراوے انمین ایک شخص (خباب بن المنذر)
ابوبکر کے جواب مین پہلے ایک ایسا فقرہ
بولا جسکے لازمی* معنے یہ ہین کہ مین تجربہ کار اور

* اصل لغوی معنے اسکے یہ ہین وہ کہونٹا ہون جس سے اونٹ کہجلاتا ہے اور وہ شاخ خرما ہون
جسکے کرد ٹہیک یا باڑ لگائی جاتی ہے۔

منا ومنکم امیر یا معشر قریش
فکثر اللغط وارتفعت الاصوات
حتی فرقت من الاختلاف
فقلت ابسط یدک یا ابا بکر فبسط یدہ
فبایعتہ وبایعہ المہاجرون ثم
بایعتہ الانصار ونزونا
علی سعد بن عبادہ فقال
قائل منہم قتلتم سعد بن
عبادہ فقلت قتل اللہ
سعد بن عبادہ
(صحیح بخاری صفحہ ۱۰۰۹)

میری رائے باوقار ہے پہر بولا ایک امیر
تم مین ہو اور ایک ہم مین سے پہر اسپر مجلس
مین غل ہوگیا اور آوازون کا شور مچا
حتے کہ مجہے خوف اختلاف پیدا ہوگیا
پس مینے ابوبکر سے کہا ہاتھ پہیلاؤ مین تمہاری
بیعت کرتا ہون اُنہون نے ہاتھ پھیلایا
مینے انکی بیعت کی پہر مہاجرین نے بیعت
کی انکے بعد انصار نے - ہمنے اسمین سعد
عبادہ پر سبقت کی (کیونکہ وہ خود طالب
خلافت تھا) ایک شخص انمین سے بولا
بخدا تمنے سعد کو قتل کر دیا - مینے کہا خدا نے
اسکو قتل کیا -

اسمین جو حضرت علی وغیرہ کے ہٹ رہنے کا ذکر ہوا ہے یہ صرف چھ مہینے تک (تا حیات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا) تہا اسکے بعد حضرت علی مرتضیٰ رض نے حضرت ابوبکر کو گہر مین بلایا اور اپنی شکایت کا اظہار کیا اور پہر بیعت کا وعدہ دیا اور دوسرے دن مجلس عام مین اسکا ایفا کیا (دیکہو صحیح بخاری صفحہ ۶۰۹ وغیرہ)

یہ بیعت صدیق اکبر ہے ناظرین اسکو (غور سے نہ سہی) سرسری نظر سے دیکہکر کہین کہ یہ بیعت خلافت وامارت تہی یا کسی خاص گناہ سے یا عام گناہون سے توبہ کی بیعت تہی - اور جبکہ بیعت عثمانی اسی بیعت کے طریق پر ہوئی اور اسکی نسبت یہ بات کہی گئی - ابایعک علی سنۃ الخلیفتین تو پہر وہ بیعت خلافت ہوگی یا بیعت توبہ سمجہی جاویگی -

اب حضرت عثمان رض کی بیعت کو ذکر کیا جاتا ہے - صحیح بخاری مین بصفحہ ۵۲۴

حضرت عمرؓ کے زخمی ہونے اور قریب وفات ہو جانیکا حال عمرو بن میمون سے نقل کر کے فرمایا ہے کہ لوگون نے آپ سے کہا آپ وصیت کرین کسیکو اپنا خلیفہ

فقالوا اوص یا امیر المومنین استخلف قال ما اجد احق بهذا الامر من هولاء النفر او الرهط الذین توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو عنهم راض فسمی علیا وعثمان والزبیر وطلحة وسعدا وعبد الرحمن بن عوف وقال یشهدکم عبد الله بن عمر ولیس له من الامر شیء کهیئة التعزیة له فان اصابت الامرة سعدا فهو ذاک والا فلیستعن به ایکم ما امر فانی لم اعزله من عجز ولا خیانة وقال اوصی الخلیفة من بعدی بالمهاجرین الاولین ان یعرف لهم حقهم ویحفظ لهم حرمتهم واوصیه بالانصار خیرا الذین تبوءوا الدار والایمان من قبلهم ان یقبل من محسنهم وان یعفی عن مسیئهم واوصیه باهل الامصار خیرا فانهم ردء الاسلام وجباة المال وغیظ العدو وان لا یوخذ منهم الا فضلهم عن رضاهم واوصیه بالاعراب خیرا فانهم اصل العرب ومادة الاسلام ان یوخذ من حواشی اموالهم ویرد علی فقراءهم واوصیه بذمة الله وذمة رسوله صلی الله علیه وسلم

(جانشین) مقرر کر جاوین اپنے فرمایا مین اس امر خلافت کا مستحق ان چھ شخصونسے (جنسے جناب رسول خدا صلعم راضی گئے ہین) زیادہ کسیکو نہین پاتا اور ان چھ کے یہ نام بتائے حضرت علی حضرت عثمان حضرت زبیر حضرت طلحہ حضرت سعد بن ابی وقاص حضرت عبد الرحمن بن عوف پہر یہہ فرمایا کہ یہ میرا بیٹا عبد اللہ بہی حاضر ہے پر اسکا اس خلافت مین کچہہ حق نہین ہے یہ بات اپنے بیٹے کی تسلی کے لئے کہدی پہر فرمایا یہہ سرداری سعد کے لئے ہوئی تو وہ اسکے لائق ہے ورنہ جو کوئی امیر ہو وہ سعد سے اپنی امارت مین کچہہ کام لے مینے اسکو (حکومت کوفہ سے) اسکی نالائقی یا خیانت کے سبب نہین ہٹایا تہا اور فرمایا مین اس خلیفہ کو جو میرے بعد ہو پہلے مہاجرین کی نسبت وصیت کرتا ہون کہ وہ انکا حق پہچانے اور انکی حرمت نگاہ رکہے اسی قسم کی اپنی اور وصیتین کین جب آپ فوت ہوئے اور مدفون ہو چکے تو وہ چہون اشخاص جمع ہوئے۔ عبد الرحمن بن عوف نے

ان سطرون کا ترجمہ غیر متعلق

ان یولی لہم بعدھم وان یقاتل من
ورراءھم ولا یکلفوا الاطاقتہم فلما
نبض خرجنا فانطلقا امشی فی سلم عبد اللہ
بن عمر قال یستاذن عمر بن الخطاب قالت
ادخلوہ فادخل فوضع بنا لک مع صاحبہ
فلما فرغ من دفنہ اجتمع ھولاء
الرھط فقال عبد الرحمن اجعلوا امرکم
الی ثلثۃ منکم قال الزبیر قد جعلت
امری الی علی فقال طلحۃ قد جعلت امری الی عثمان فقال سعد
قد جعلت امری الی عبد الرحمن بن عوف فقال
عبد الرحمن ایکما تبرء من ھذا
الامر فنجعلہ الیہ واللہ علیہ
والاسلام لینظرن افضلھم فی نفسہ
فاسکت الشیخان فقال عبد الرحمن
افتجعلونہ الی واللہ علی ان لا
آلو من افضلکم قالا نعم فاخذ بید
احدھما فقال لک قرابۃ من رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والقدم
فی الاسلام ما قد علمت فاللہ
علیک لئن امرتک لتعدلن ولئن امرت
عثمان لتسمعن ولتطیعن ثم خلا بالاخر

فرمایا کہ یہ چھ آدمی اپنا اختیار تین شخصوں کی سپرد
کردیں یعنی انکا ساختہ پرداختہ منظور کریں
حضرت زبیر بولے کہ میں نے اپنا اختیار حضرت علی کے
سپرد کیا حضرت طلحہ بولے میں نے اپنا اختیار حضرت
عثمان کو دیا حضرت سعد بولے میں نے اپنا اختیار
عبد الرحمن بن عوف کو حوالہ کیا پھر عبد الرحمن
بن عوف نے فرمایا جو تم دونوں سے اس کام (یعنی
خلافت) سے دست بردار ہو گا ہم یہ کام (امیر
مقرر کرنا) اوسکی سپرد کرینگے اسپر خدا تعالیٰ اور
اسلام ضامن یا گواہ ہے اس شخص کی ذاتی
بزرگی کو دیکھا جائیگا یعنی کسی قرابت و غیرہ خاطر کی
استحقاق کا لحاظ نہ کیا جائیگا یہ سنکر حضرت عثمان
و حضرت علی خاموش ہو رہے حضرت عبد الرحمن نے
فرمایا کہ تم دونوں اس امر کا مجھ کو اختیار دیتے ہو؟
میں والد تم دونوں سے جسکو افضل جانونگا اسکی
تقرری سے قصور نہ کرونگا وہ بولے ہاں ہمنے تم کو
اختیار دیا پھر آپ نے حضرت علی کا ہاتھ
پکڑا اور انسے کہا کہ جو آپ کو آنحضرت سے قرابت
اور اسلام میں قدامت حاصل ہے وہ میں
جانتا ہوں تم سے خدا کی قسم یہ اسکا عہد لیا جاتا ہے
کہ اگر میں تمکو امیر بناؤں تم عدل کرو گے اور اگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فقال لرجل دنک فلما اخذ
المیثاق قال ارفع یدک یا عثمان
فبایعه فبایع له علی و دخل
الدار فبایعوه
(بخاری ص۵۲۵)

مین حضرت عثمان کو امیر بناؤن تو تم انکی اطاعت
کروگے ایسا ہی حضرت عثمان کیطرف متوجہ ہوکر
فرمایا پھر حضرت عثمان کو کہا آپ ہاتھ بڑھائین
اور انسے بیعت کی اور حضرت علی نے بیعت کی پھر لوگ
بھی ملن داخل ہوئے اور انہون نے بیعت کی۔

اسی واقعہ اور اسی آخری موقعہ کا حال صحیح بخاری مین مسور بن مخرمہ سے یون منقول ہے

قال المسور فقنی عبد الرحمن بعد هجع
من اللیل فضرب الباب حتی استیقظت
فقال اراک نائما فوالله ما اکتحلت
هذه اللیلة الثلثة بکثیر نوم وانطلق
فادع الزبیر و سعدا فدعوتهما له فشاورهما ثم دعانی فقال ادع لی علیا فدعوته
فناجاه حتی ابهار اللیل ثم قام علی
من عنده وهو علی طمع وقد کان
عبد الرحمن یخشی من علی
شیئا ثم قال ادع لی عثمان فناجاه
حتی فرق بینهما المؤذن بالصبح
فلما صلی الناس الصبح واجتمع اولئک
الرهط عند المنبر فارسل الی من کان
حاضرا من المهاجرین والانصار وارسل
الی امراء الاجناد وکانوا وافوا تلک

انہون نے کہا عبد الرحمن بن عوف کچھ رات
گئی میرے پاس آئے اور دروازہ کو کھٹکھٹایا مین
جاگا تو بولے کہ تو سو رہا ہے۔ بخدا مین تین شب سے
کم سویا ہون جا زبیر و سعد کو بلا انکو مین بلا
لایا تو انسے انہون نے کچھ مشورہ کیا پھر کہا حضرت
علی کو بلا مینے انکو بلایا تو انسے آپنی خلوت مین
باتین کین۔ یہانتک کہ آدھی رات گذر گئی۔
حضرت علی وہان سے چلے گئے اور وہ حصول
خلافت کی متوقع تھے اور حضرت عبد الرحمن
بھی انسے کچھ ڈر رکھتے۔ پھر فرمایا عثمان کو بلا پھر
اونسے کانا پھوسی کرتے رہے یہانتک کہ نماز
فجر کے موذن نے ان دونون کو جدا کیا۔
جب فجر کی نماز ہوچکی اور لوگ جمع ہوگئے
تو حضرت عبد الرحمن بن عوف نے خطبہ پڑھا
پھر فرمایا اے علی مینے لوگون کو حال دیکھا وہ

الحجة مع عمر فلما اجتمعوا تشهد عبد الرحمن ثم قال اما بعد یا علی انی قد نظرت فی امر الناس فلم ارهم یعدلون بعثمان فلا تجعلن علی نفسک سبیلا فقال ابایعک علی سنة الله و رسوله و الخلیفتین من بعده فبایعه عبد الرحمن و بایعه الناس المهاجرون والانصار و امراء الاجناد والمسلمون (بخاری ص ۱۰۷۰)

حضرت عثمان کے برابر کسیکو نہین سمجھتے (یعنے اس خلافت کے استحقاق مین) پس آپ میرے عثمان کو امیر مقرر کرنیسے برا نہ مناوین پہر عثمان سے کہا مین تجھسے خدا تعالی کے حکم کے موافق اور آنحضرت اور انکے بعد دونون خلیفونکے طریق پر بیعت کرتا ہون یعنے جیسے انکی بیعت ہوئی تہی ویسی ہی اور اس طریق پر مین تیری بیعت کرتا ہون پہر مہاجرین انصار اور تمام مسلمانون اور لشکر کے سردارون نے بیعت کی

اس قصہ بیعت عثمانی مین بہی اول سے آخر تک اسی خلافت و امارت کا جھگڑا ہے اور بجز خلافت کسی عمل تقوی یا کسی معصیت سے توبہ کا اسمین ذکر و اثر و نام و نشان نہین ہے جسکو اصل محل انعقاد بیعت ٹہرایا جاوے اور بیعت خلافت کو اسمین داخل یا اسکا جزو قرار دیا جاوے جیسا کہ فریق مثبت نے بڑے زور و شور سے دعوی کیا ہے۔

اس دعوی مین ان لوگون نے نحوی غلطی کہائی ہے اور یہ بات سمجھ لی ہے کہ لفظ علی سنت الله و رسوله اسحدیث مین ابایع کے متعلق ہے جیسا کہ آیہ یبایعنک الخ مین علی ان لا یشرکن بالله یبایعن کے متعلق ہے اور سنت الله و سنت رسوله و سنت الخلفاء سے جملہ احکام و شرایع اسلام (نماز روزہ ادا کرنا یا حی قیوم پڑھنا زنا و شراب سے بچنا وغیرہ وغیرہ) مراد جنمین خلافت کا ماننا بھی داخل ہے۔ حالانکہ اسحدیث مین لفظ علی سنت الله و سنت رسول الله الخ ابایعک کا متعلق اور اسکا صلہ نہین ہے۔ اسکا صلہ و متعلق علی الخلافة او الامارة ہے اور یہ لفظ علی سنت رسول الله الخ کائنة محذوف کے

* نہ سبہی امور فضایل مین دیکھو اشاعة السنة نمبر ۶ جلد ۱۵۹ جو دیکھنے کے لائق ہے

متعلق ہوکر اس متعلق محذوف کی صفت یا حال ہے۔ تقدیر عبارت یوں ہے
ابایعک علی الخلافۃ علی سنت اللہ وسنت رسولہ الخ جسکے معنے یہ ہیں
کہ میں آپکی خلافت پر بیعت کرتا ہوں جو خدا کے حکم اور آنحضرت اور اون کی
خلفاء کے طریق کے موافق ہے۔

اس حذف و تقدیر پر اگر وہ ہم سے کوئی قرینہ یا دلیل پوچھیں تو اس سے بڑھکر
کیا قرینہ و دلیل بکار ہے کہ اس بیعت میں اور بیعت صدیقی میں اول سے آخر تک
اسی خلافت و امارت کا جھگڑا ہے اسیکا انصار کو دعوے تھا اور اسی کی نسبت
اُنہوں نے یہ کہا تھا منا امیر و منکم امیر اسی کی خصوصیت کا قریش سے صدیق اکبر کو
دعوے اور انصار کے لئے اسکی تجویز سے انکار تھا۔ اسی سے حضرت علی مرتضیٰ
چھ مہینہ تک مختلف رہے۔ اسیکی جناب ممدوح حضرت عثمانؓ کے وقت طالب ہوئے
اسی کے سعد بن ابی وقاص وغیرہ عثمانؓ کے لئے عبدالرحمن بن عوف کے
پاس سفارشی ہوئے اسی سے سعد بن عبادہ ناراض و خفیف ہو گئے آخر
صدیق اکبر و عثمانؓ کے لئے اسیکی تسلیم پر اتفاق ہوا پھر اسیکے سوا اور خط
ابایع کا متعلق اور بیعت و اقرار کا اصل محل اس حدیث میں اور کونسا عمل دیا امر
ہو سکتا ہے کیا وہاں عمل کتاب و سنت یا عمل شرایع اسلام نماز روزہ ادا
کرنے اور حج یا قیوم پڑھنے یا شراب و زنا سے بچنے میں کوئی جھگڑا اٹھا تھا
کیا صدیق اکبرؓ یا عثمانؓ کو منکرین سے اسی عمل و اتباع کی اقبال کرانیکا مطالبہ
تھا کیا۔ حضرت علی یا انصار کو اسی کی تسلیم سے ایک مدت تک انکار رہا تھا
جسکا آخر صدیق اکبر و حضرت عثمان کے ہاتھ پر انہوں نے اقرار کیا۔

جس شخص کو حدیث و عربیت و نحو کی خوشبو ہزار کوس سے بھی پہنچی ہو گی وہ یہ امر ہرگز
تجویز نکریگا اور اس حدیث میں علی سنت اللہ و سنت رسولہ کو متعلق اور صدد

ابا بیک کا نہ کہیگا اور نہ تمام شرائع اسلام کے تسلیم کو اصل محل مقصود عقد بیعت قرار دیگا فریق مثبت سے تعجب ہے کہ اس ڈبل اور فاش غلطی پر وہ فخر اور ناز کرتے ہین اور حصول روشنی کے مدعی ہین - اور اپنے خصم و مقابل (نافی) کو خدا کی طرف سے خالی از نور بتاتے اور آیۃ فمن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور کا مصداق بتاتے ہین -

ایسے طعن اور تشنیعات انکے رسالہ مین انکے مقابل کی نسبت اور بہت ہین جو ہمکو اور ہر منصف ثالث کو بہت ناگوار معلوم ہوتے ہین ایسی باتین اگر فریق نافی (جو انکے زعم مین نور سے خالی ہے) کرتا تو چند ان محل تعجب نہوتا صوفیون اور نورانیون سے ایسے کلمات فاخرانہ کا صدور سخت تعجب کا محل ہے

ہم ثالث ہین - فریقین خصوصًا فریق نافی سے کوئی خاص نسبت و تعلق موافقت یا مخالفت نہین رکھتے - اسلئے ہم ایسی باتون کو نہ صرف آج کسی خاص سبب سے بلکہ پہلے دن سے (جبکہ وہ رسالہ فریق نافی کے جواب مین تیار ہوا اور ہمکو کسی جگہ سے بتمام بودلہ سُنا یا گیا تھا) برا سمجھتے ہین اور نصیحۃً وحسبۃً فریق مثبت کی ان باتون پر نکتہ چینی کرتے ہین وہ یا انکے مقلد اسکو دوستی سمجھین خواہ دشمنی خیال کرین -

اس بحث وبیان سے امید ہے کس وناکس کو (بشرطیکہ وہ فریق مثبت کا طرفدار یا مقلد نہو) معلوم ہوگا کہ فریق مثبت کی دلیل سے بیعت صدیقی وعثمانی کا حین بیعت توبہ ہونا ثابت نہین ہوتا - رہا بیعت توبہ کا مثل بیعت خلافت ہونا اور ایک شخص افضل سے مخصوص ہونا سو بھی اس دلیل سے ثابت نہین ہوتا - بیشک صحابہ کرام نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عثمانؓ کو اپنے اپنے وقت کے لوگون سے امور انتظامی و

خلافت مین افضل سمجھکر انکو بیعت خلافت کے لئے مخصوص کیا مگر یہ ثابت و متحقق ہوچکا ہے کہ اس بیعت مین بیعت توبہ کا کوئی دخل وتعلق واثر و نام و نشان نہین پایا جاتا اور اگر بیعت توبہ کو بیعت خلافت پر قیاس کیا جاتا ہے اور پیرجی کو امام و خلیفہ وقت کی نظیر سمجھا جاتا ہے تاولاً یہ امر مسلک فریق مثبت کے مخالف ہے وہ قیاس کو کب مانتے ہین کہ یہان قیاس کرسکین۔ ثانیاً یہ قیاس قیاس مع الفارق ہے بیعت توبہ اور بیعت خلافت اور پیرجی اور خلیفہ و امام وقت مین بہت سے وجوہ فارق موجود ہین۔

(۱) بیعت خلافت مین امام کا قریش سے ہونا شرط ہے حدیث مین صاف آچکا ہے کہ امام (خلیفہ وقت) قریش سے ہو جسکی دستاویز سے حضرت ابوبکرؓ نے انصار کے اس قول کو ایک امیر ہمسے ہو ایک تمسے رد کیا تھا چنانچہ بصفحہ (۸۰) گذرا بخلاف بیعت توبہ کہ اسمین پیرجی کا قریش سے ہونا شرط نہین بلکہ اگر جولاہہ و تیلی و نیدار و پرہیزگار ہو تو اسکے ہاتھ پر بھی بیعت جائز ہے۔

الائمۃ من قریش (صحیحین بالمعنی)

ہماری اس بات سے خاندانی پیر تو (یقین ہے) برا مانوینگے اور اسکو اپنی توہین و طعن خیال کرینگے (جسکا ہمارے نیت و کلام مین دخل و شائبہ بھی نہین مگر فریق مثبت جنسے ہمارا خطاب ہے تو خدا کے لئے انصاف کرین اور ہمکو حلفاً بتاوین کہ کیا وہ نیدار پرہیزگار جولاہہ تیلی کے ہاتھ پر بیعت توبہ کو جائز نہین رکھتے اگر جائز رکھتے ہین تو پھر بیعت توبہ کو مثل بیعت خلافت کس منہ سے اور کس معنے سے کہتے ہین۔؟۔

(۲) بیعت خلافت تو (بشرطیکہ امام* موجود ہو) فرض بلکہ جزو ایمان ہی جسکے شان مین صاف آچکا ہے کہ جسکی گردن مین امام کی بیعت نہو وہ کافرونکی موت مرتا ہے چنانچہ بصفحہ (۷۱) منقول ہوچکا ہے اور بیعت توبہ کو تو یہ لوگ بظاہر* صرف سنت بتاتے ہین اور قرآن وحدیث مین بھی ہم اسکے وجوب یا شرط ایمان ہونے پر کوئی دلیل نہین پاتے۔

ہمنے سُنا ہے کہ اطراف پنڈی و ملتان و ڈیرہ جات کے معتقد پیری و مریدی اسی حدیث کو بیعت توبہ کی دلیل ٹہراتے ہین اور اسیکی دستاویز سے فرماتے ہین کہ جو کسی کا مرید نہین وہ کفار کی موت مرتا ہے۔ یا وہ شیطان کا مرید ہے چنانچہ صفحہ (۳۵ نمبر ۲) مین انکا قول منقول ہوچکا ہے مگر اس اعتقاد و قول کے ساتھ پہر انکا جولاہون اور تیلیون کے ہاتھ بیعت کرنا محل تعجب ہے۔ اس امام کے لئے تو قریش سے ہونا ضروری ہے چنانچہ فارق اول کے بیان گذرا۔ اور پہر انکا ایک وقت مین کئی پیرون اور کئی خاندانون کو بیعت لینے کے لئے قرنا بعد قرن اور بطنا بعد بطن اجازت دینا اور سب کو پیر و امام برحق سمجہنا زیادہ تر تعجب کا محل ہے کیونکہ ایک امام کے ہوتے دوسرے امام کی تو بیعت کرنی جائز نہین بلکہ موجب قتل ہی چنانچہ فارق سوم مین اسکا بیان آئیگا۔

(۳) خلیفہ وقت کا روئے زمین کے لئے ایک ہونا ضروری ہے اور جب ایک خلیفہ کی بیعت خلافت ہو جاوے تو پہر اسکے بعد کسی مسلمان کو کسی دوسریکی

* شرط موجودگی اسلئے لگائی گئی ہے کہ بحالت عدم موجودگی امام کوئی ترک بیعت خلافت سے گناہ گار نہین ہوتا ہمین ہم ایک مستقل فتوے لکہہ چکے ہین جو عنقریب درج رسالہ ہوگا۔ وہ حضرات شیعہ کے جواب مین ہے جو سنیون کو اس فرض کا تارک بتاتے ہین۔

* ظاہرا اسلئے کہا گیا ہے۔ کہ ان کے افعال و اقوال جنسے بحث ہو رہی ہے۔ اسکے واجب یا جزو ایمان سمجہنے پر دال ہین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیعت جائز نہین ہے اور اگر کوئی دوسرے امام کی بیعت کرے تو وہ باغی ہوتا ہے اور حدیث صحیح مین اسکے قتل کا حکم آچکا ہے - اور یہہ امر

اذا بویع لخلیفتان فاقتلوا الاخر منہما
(صحیح مسلم ص۱۲۵)

مشائخ مین آجتک کسی مسلمان نے تجویز نہین کیا سلفا وخلفاً ایک ہی وقت مین ایک ہی ملک مین متعدد مشائخ طریقت ہوئے اور بلا انکار لوگ ان سب کے (کوئی کسیکی کوئی کسیکی) ہاتھ پر بیعت توبہ کرتے چلے آئے ہین اور اطلاق نصوص کتاب وسنت (جنمین بیعت توبہ کا ذکر ہے) بہی اس امر کا مجوز ہے کہ جس شخص صالح اور جتنے صالحین کے ہاتھ پر جتنے وفد کوئی چاہے توبہ کرے صبح کو احمد کے ہاتھ پشام کو محمود کے - وعلی ہذا القیاس -

اور غالبا فریق مثبت کا بہی یہ دعوی تو نہوگا (گو انہون نے بن سمجہے بے سوچے الفضل العصر کا بولدیا ہے) کہ تمام جہان اور روئے زمین کیلئے ایک ہی پیر کا مخصوص ہونا ضرور ہے اسکے سوائے دوسرے کے ہاتھ پر کوئی بیعت کرے تو وہ واجب القتل ہے اگر ہمارا یہہ نیک گمان انکی نسبت صحیح ہے اور انکا یہہ اعتقاد (جو بیان ہوا ہے) نہین ہے تو پہر وہ کس معنے کر اور کس منہ سے کہتے ہین کہ بیعت توبہ مثل بیعت خلافت ایک شخص افضل العصر سے مخصوص ہے اور اگر انکا یہی اعتقاد ہے جو ظاہر الفاظ سے مترشح ہوتا ہے تو مین نہین سمجہتا کہ سلف سے خلف تک بجز (آج کل کے عوام اور رسمی دوکاندارون کے) کوئی مسلمان اس اعتقاد مین انکا شریک ہو اور اس اعتقاد کے ساتھ انکو اہل سنت واہل استقامت کہنا جائز ہو۔

میرے بہائی (جو مدعین ومتبعین سنت کہلاتے ہین) آیۃ مخالف غلو کو (جسمین یا اہل الکتاب لا تغلوا فی دینکم ولا تقولوا علی اللہ الا الحق (۴ النساء) ارشاد ہے

ہم خدا پر جبر کی تہمت کیون لگائین۔ جو رحمت اور خدائے دین۔ ایک ہی کام کو جسکو اوس نے مسلمان پر ہمیشہ کو مسلط کر دیا ہو مستبعد نہین کہ وہ کسی کو ولایت کبری اور ولایت علی کے مخصوص ہے اور اسکو دنیا بہر مین بجز ایک نائب الرسالت کوئی کر نہین سکتا - باقی آیندہ